عرس مبارک 2006 حضور قلندر بابااولیا ء

خواجہ شمس الدین عظیمی

کا مر کزی خطاب

Acd vol 142

Track 1

Time 2:19:34

شعور اور لا شعور کی حقیقت

... اعوذ با اللہ

... بسم اللہ

... تلا و ت ...لا اقسم بهذ البلد...والحمد اللہ رب العالمین

حضور پاک ﷺ کے ارشاد اعلیٰ مقام ہے۔ جس جس مجلس میں اللہ کا ذکر ہو
تاہے۔ اس مجلس میں آسمان سے فرشتے اتر آتے ہیں اور وہ اس مجلس میں
شریک ہو تے ہیں جہاں اولیا ء اللہ کا تذکر ہ ہو تا ہے۔ تو اس مجلس میں
صالحین کی روحیں تشریف لے آتی ہیں حضور پاک ﷺ کے وارث ابدالِ حق حضور
قلند ربابااولیا ء کے عرس کی تقریب کی منا سبت سے میں سمجھتا ہو ں کہ
اس مجلس میں جتنے بھی حضرات تشریف فر ما ہیں ان کے جسموں کے ساتھ
ان کی روحیں بھی شریک مجلس ہیں ۔جتنے افراد یہاں موجودہیں ہر فرد کے
ساتھ اس مجلس میں دو فرشتے بھی موجود ہیںکرا ماً کا تبین دو فرشتے ہر ایک
نصار کے ساتھ دو فرشتے ہر وقت ،ہر آن سوتے جا گتے موجود رہتے ہیں ۔تخلیق
کا ئنات کے روحوں سے واقف ابدالِ حق قلندر بابااولیا ء نے ایک دفعہ فر مایا کہ
انسان ایک ایسی قل پر زوں کی مشین جس میں بے شمار قل پرزیں ہیںاور اس
مشین کو چلا نے کے لئے ازل تا مت دب فرشتوں کی ڈیوٹی ہے۔ ان فرشتوں کی
تعداد فی کش فی ہزار ہے۔ ہدو فرشتے تو وہ ہیں جو نامہ اعمال ریکا رڈ کرتے
ہیںاس سائنسی دور میں میں نے ان فرشتوں کی مثال یا تشبی دی ہے۔ ویڈیو
کمرے سے دو فرشتے تو وہ ہیں ہم جو بھی کچھ کر ے ہیں وہ اس کی فلم بندی
کر تے ہیں۔ لیکن مجموعی طور پر فرشتے ہر انسان کو فیڈ کرتے ہیں یا انسان
کی مشین کو چلا تے ہیں ہان کی تعداد بیس ہزار ہے۔ ان بیس ہزار فرشتوں کو
شامل کر نے کے لئے اور دو نوں ویڈویو کمروں کو سیدھا کر نے کے لئے اور مثبت
فلم بندی کے لئے میرے ذہن میں خیال آیاکہ رسول اللہﷺ کے ارشاد کے مطابق ہم
اس محفل کا آغاز اللہ کے ذکر سے کر یں اب ہم اجتماعی طور پر یا حیی یا قیوم
کا ذکر کر یں گے تین چار منٹ کے لئے مرا قبہ کر یں گے ہمرا قبہ اس لئے کر یںگے
کہ آج کی اس محفل میں جو کچھ اللہ کی دی ہو ئی تو فیق کے ساتھ عرض کیا

جا ئے گا یا جو میں کہنا کا ارادہ رکھتا ہوں اس کا تعلق شعور سے کم اور لا
شعور سے زیادہ ہے۔ مرا قبہ ایک ایسا عمل ہے۔ جو انسان کو یقینی درجے میں
شعور سے لا شعور منتقل کر دیتا ہے۔ ۔اس کو ہم یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ دو
انسان رخوں سے مراکب ہے۔ ایک رخ شعور ہے۔ اور دوسرا رخ لا شعور ہے۔ ۔جب
تک وہ اس دنیا میں نہیں آتا لا شعوری زندگی گزارتا ہے۔ اور جب وہ اس د نیا
میں داخل ہو جا تا ہے۔ یعنی پیدا ہو جا تاہے۔ تو وہ شعور اور لا شعور دو رخوں
میں سفر کر تا ہے۔ ۔جب وہ بیدا ر ہو تا ہے۔ تو اس کے اوپر شعور ی حواس غالب
رہتے ہیں اور جب وہ سو جا تا ہے۔ اس کے اوپر لا شعور ی حواس غالب ہو جا تے
ہیں ۔انسان کی زندگی کا اگر تجزیہ کیا جائے تو پیدا ئش کے پہلے دن سے اسی
سال کی عمر کے آخری دن تک ہر انسان شعور اور لا شعور میں تبدیل ہو رہا ہے۔
۔شعور اور لا شعور کی تبدیلی کو ہم فنااور بقا کے نام سے جان سکتے ہیں اور
پہچان سکتے ہیں ۔جو انسان اس دنیا میں آگیا توشعور اور لا شعور کے ردوبدل
کے ساتھ ساتھ اس کی زندگی فنا اور بقا کی بلڈ پر چل پڑھتی ہے۔ ۔بقایہ ہے۔ کہ
انسان فانی ہوکر دنیا سے بھی چھپ جا ئے اور خود اپنی نظروں سے بھی غائب ہو
جا ئے ۔اور بقایہ ہے۔ کہ انسان اپنی نظروں کے سامنے بھی رہے۔ اور اور دنیا بھی ا
س کو دیکھے ۔یعنی دنیا کی نظروں کے سامنے بھی رہے۔ ۔اس بات کو ئی پیچیدہ
مسئلہ نہیںہے۔ الفاظ کا ہیر پھر ہے۔ بات بہت آسان ہے۔ تھورا سمجھنے کی
ضرورت ہے۔ ہر انسان جو اس دنیا میں پیدا ہو تا ہے۔ ۔پہلے ایک دن کو ہو تا ہے۔
اور سورج غروب ہو نے کے بعدوہ دو دن کا ہو جا تا ہے۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ جب
وہ بچہ دو دن ہو گیا تو اس کا پہلا دن غائب ہو جا تا ہے۔ اس طرح غاب ہو جا تا
ہے۔ نہ دنیا کا کو ئی فرد اس کو دیکھ سکتا ہے۔ نہ خود انسان جس کا ایک دن
غائب ہو گیانہ وہ اسے دیکھ سکتا ہے۔ دو دن کے بعد پھر سورج طلوع ہوتا ہے۔
اورف سورج اپنی منزیں پو ری کر کے پھر غروب ہو جا تا ہے۔ اب انسان تین دن
کا کہلا تا ہے۔ جب انسان تین دن کا ہو تا ہے۔ تو اس کے دو دن گائب ہو جا تے ہیں
رفتہ رفتہ وہی بچہ ایک مہینہ کا ہو جا تا ہے۔ تیس سن کلا ہو جا تا ہے۔ اب
صورت حال یہ ہے۔ کہ جب وہ تیس دن کا ہو تا ہے۔ تو انتیس دناس کے غائب ہو
جا تے ہیں اب وہی بچہ ایک سال کا ہو جا تا ہے۔ جب وہ ایک سال کا ہو جاتا ہے۔
تو ایک سال ایل دن کا بچہ دراصل تین سو پینسٹھ دن کا غیب ہے۔ اسی طرح آپ
اسی سال تک شمار کر تے رہئے اسی سال کی عمر میں ہم کسی سے پو چھیں
گے کہ بھا ئی تم کو ن ہو تمہاری عمر کتنی ہے۔ تو عام لفظوں میں تو یہ کہا جا
تا ہے۔ میں اسی سال کا ہوں لیکن یہ بات نا مکمل ہے۔ ادھو ری ہے۔ کو ئی
سنجیدہ اور ذہ ہو ش آدمی اس سے مطمئن نہیں ہو تا کہ میں اسی سال کا
ہوں گفتگو کے دو طرز ہیں ایک گفتگوبالواسطہ ہو تی ہے۔ اور ایک گفتگوبراہ
راست ہو تی ہے۔ ۔با لواسطہ طرز گفتگو یہ ہے۔ اس میں انسان کی عقل انسان
کی شماریات اور انسان کی محدو دیت شامل ہو با لواسطہ گفتگو میںآپ محدو
دیت شامل کئے بغیر اس بات کو مکمل نہیں کر سکتے براہ راست گفتگو یہ ہے۔

کہ جس میں محدو دیت شامل نہ ہو اور جس کو آپ الفا ظ میں بیان نہ کر
سکیں ۔مثلاً اسی سال کاآدمی ہے اب اس سے یہ پو چھا جا ئے کہ بھئی تم اسی
سال کے ہو دراصل کہنا تم یہ چا ہتے ہو تے ہو کہ میں اسی سال کے
مہینے ،اسی سال کے دن، اسی سال کے گھنٹے اور اسی سال کے منٹ میرے غیب
میں گم ہو گئے یہ با لواسطہ گفتگو ہے برا ہ راست گفتگو یہ ہے کہ اسی سال
کے منٹ سیکنڈ غیب میں چھپ گئے اسی سال کا یہ ہغیب ہو گئے اس کا مطلب
یہ ہو ابرا ہ راست گفتگوہم یوں کر یں گے اگر آپ کسی سے پو چھیں بھا ئی آپ
کون ہو ں تمہا ری عمر کتنی ہے تو برا ہ راست گفتگومیں اس کا جواب یہ ہو نا
چا ہئے میںاسی سال کا ایک غیب ہو ں ۔اسی لئے اسی سال کے دن سال مہینے
سب غیب میں گم ہو گئے تو اسی سال کا یہ جو غیب ہے اور اسی سال کا ایک
دن ہمارا شعور ہے اس لئے کہ جب سے ہم پیدا پہو تے ہیں اسی سال کی معر
تک ہم کو ئی نئی چیز نہین دیکھتے دن بھی وہی ہے ، سورج بھی وہی ہے ،رات
بھی وہی ہے ہم روٹی کھا تین ہیں روزکہتے یہ ہیں کہ ہم نئی روٹی کھا رہے کو
ئی آدمی نئی روٹی نہیں کھا رہا گندم ہے لیکن وہ گندم کی جب ہم روٹی کھا تے
ہیں تو ہم کہتے ہیں نئی روٹی کھا تے ہیں۔اس کا مطلب ہے ہمارا جو شعور ہے
وہ ایک ایسا حیورا ہے کہ جس کی تعریف ہم اس کے علاوہ کچھ نہیں کر سکتے
کہ ایک مفروضہ ہے اور ایک قیاس ہے تو مجموعی طور پر اس ساری گفتگو کا
معاد اصل یہ ہوا کہ یہاں ہر انسان لا شعور ہے اور لا شعور غیب ہے کو ئی
انسان سو سال کا ہو بیس سال کا ہو پچا س سال کا اس کی جو کنا ہے اس کی
جو بیس ہے اس کی جو بنیاد ہے اس کی حقیقت ہے وہ غیب کے علاوہ کچھ نہیں
ہے اس لئے جب ہم اس کی تعریف بیان کر تے ہیں اہ انسان تیرے دس کہاں گئے
وہ کہتا ہے گم ہو گئے کیا تو ان دس دنوں کو تلاش کر سکتا دیکھ سکتا ہے یا
دس دن کے جو حواس گزر گئے ہیں اس حواس کو اپنے اوپر طاری کر سکتا ہے
وہ کہے گا نہیں تو پھر یہ دس دن کیا ہو ئے؟تو اس کے علاوہ کو جواب نہیں ہے
کہ دس دن ہمارے غیب میں چلے گئے غیب میں گم ہو گئے غیب بن گئے اور اس
کو استلا میں نفسیا تی استلا کو آپ شعور کہے لیں لا شعور کہے لیںتو جب ہم
مراقبہ کر تے ہیں تو دراصل ہم اپنی زندگی کے اس پاٹ میں منتقل ہو جا تے
ہیں جو غیب ہے یعنی ہم اپنے لا شعور میں چلے جا تے ہیں جب ہم ذکر کر تے
ہیں اللہ کا ذکر کر تے ہیں تو ہمیں اسی روشنیاں ایسے انوار اور ایسی لہر
یںہمارے اندر مو جزن ہو جا تی ہیں۔متحرک ہو جا تی ہیں سمندر کی طرح ان
کے اندر ڈھا ٹے پیدا ہو تا ہے کہ ہم شعوری دنیا سے کٹ کر لا شعور ی دنیا میں
منتقل ہو جا تے ہیں ۔آپ نے دیکھا ہو گا جب ہم ذکر کر تے ہیں اور ذکر میں
ہماری تواجہ اللہ کے نام کی طرف مر کوز ہو جا تی ہے تو جسم میں ایک
ارتاش پیدا ہو تا ہے ہوئبریشن پیدا ہوتی ہے ۔ اور کئی مر تبہ ا س وئبریشن سے
ہمیں یہ محسو س ہو تا ہے کہ ہمارے مسامات پھول گئے ہیں ۔اور اس
مسامات کھلنے کی صنعت یہ ہے کہ ہم پسینے میں شرابوں ہو جا تے ہیں پسینے

کب آتا ہے پسینہ جب آتا ہے جب مسامات پھولتے ہیں ۔تو ذکر کر نے سے اکثر
بکتر یہ ہو تا ہے کہ ا گر انسان کو ذہنی یکسوئی حاصل ہو جا ئے تو اس کے
انوار سے اللہ کے نام کے انوار سے اللہ کی روشنیوں سے مسامات پر اتنا دبائو
پڑھتا ہے کہ مسامات پھول جا تے ہیں اور اس کے اندر سے روشنیاں پھول جڑی
کی طرح پھوٹنے لگتی ہیں ۔انسان کا جسم پہلے بھا ری ہوتا ہے پھر لطیف ہو جا
تا ہے اورپھر اتنا ہلکا ہو جا تاہے کہ وہ انسان جو ذکر میں مشغول ہے وہ اپنے
مادی خول سے نکل کر آسمانوں میں پرواز کر جاتا ہے تو اسی طریقہ کو اختیار
کر نے کے لئے اور جسم میں وئبریشن پیدا کر نے کے لئے کر نٹ دوڑانے کے لئے بجلی
دوڑانے کے لئے ہم ابھی اللہ کا ذکر کر تے ہیں تا کہ ہماری روح کتے اندر جو اللہ
سے ملنے کی تڑپ ہے بے قراری ہے اس بے قراری کو کسی حد تک قرار آجا ئے
اور ہم پر سکون ہو کو اللہ کی وہ با تیں سنی جو شعور سے ہٹ کر لا شعور
کی ڈار میںآتیں ہیں بسم اللہ پہلے آپ سب حضرات گیارہ دفعہ درود شرتف پڑھ
لیں ،گیارہ دفعہ یا حیی یا قیوم پڑھیں اس لے بعد ٹیک کر سی سے نہ لگا ئیں کمر
سیدھی کر کے بیٹھ جا ئیںدو نوں ہا تھ گٹنوں پر رکھ لیں کمر اور گر دن سیدھی
رکھیں آنکھیں بند کر لیں بند آنکھوں سے اسٹیٹ سیدھا دیکھیں ۔دیکھنے سے مراد
یہ نہیں آپ کو کچھ نظر آئے گا بس نظر سیدھی آپ کی دیکھے ہم ذکر کر تے
ہیں یا حیی یا قیوم کا پھر چند منٹ مراقبہ کریں گے پھر اس کے بعدانشا اللہ اللہ
تعالیٰ مجھ اس حاجز،گناہ گار، مسکین بندہ سے جو کچھ کہلاوئے گا میری زبان
اسے ادا کرے گی اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے اور فضل و کرم سے آپ حضرات کے
خلوص کو روشن کرے آپ جو کچھ سنیں میرے الفاظ نور میں اور روشنیوں میں
ڈھل کر آپ کے کانوسے آپ کے قلب میں اتریں آمین یا رب لعالمین ...بسم اللہ
...صلی اللہ تعلی علی حبیبہ محمد وسلم ...(گیارہ دفعہ)...یا حیی یا قیوم ...
(گیارہ دفعہ)یا حیی یا قیوم کا ورد شروع کرتے ہیں پہلے مجھے سن لیجئے دو
دفعہ کوشش یہ کیجئے جس طرح میں حیی یا قیوم پڑھوں تو آپ میری آواز کے
ساتھ آواز ملا ئیں لے۔ کے ساتھ لے۔ اگر آواز ادھر ادھر ہو جا ئے کیوں کہ پریکٹس
نہیں ہے تو خاموش ہو جا ئیں ایک دفعہ پھر سنیں اور پھر آواز کے ساتھ آواز ملا
کر یا حیی یا قیوم کاورد کر یں اس وقت ہمیں کر نا یہ ہے کہ جب ہم یا حیی
پڑھیں گے تو یا حیی کی جو ضرب ہے وہ دل پر محسو س ہو ۔یا حیی کی ضرب
دل پر لگا نے کا منشا ء یہ ہر گز نہیں ہے کہ آپ کی گردن ہلا یا سر کو ہلا
کر دل کے اوپر کو ئی وزن ڈالیں بس یا حیی پھر ہم اس کے بعد پڑھیں گے یا حیی
یا قیوم تو یا قیوم کو ہم گنجال کے ساتھ پڑھیں گے تو انشا اللہ اپنی معروضات
کے بعد تھورا ساوقت ایسا نکالو ں گا کہ آپ لوگ کوئی سوال کر سکیں ابھی میں
نے فظ گنجار عرض کیا ہے تو آپ حضرات یہ پو چھ سکتے ہیں کہ گنجار کیوں تو
یا حیی یا قیوم کا قیوم م م م م م...یہ جب ہم گنجار پیدا کر یں گے اپنی آواز میں
تو ا س وقت بھی ہم یہ تصور ہو نا چا ہئے کہ یہ آواز جیسے با نسوری میں سے
آواز نکلتی ہے ہمارے دل سے یہ آواز با ہر آرہی ہے یہ چند مر تبہ آپ پر یکٹس

کر یں گے تو انشا اللہ اس میں کا میابی ہو جا ئے گی اب ہم شروع کر تے ہیں
بسم اللہ ...دو دفعہ سن کر آپ تیسری دفعہ میرے ساتھ شریک ہو ں۔اس وقت
ہم سب ایک ہیں کو ئی بڑا نہیں کو ئی چھوٹا نہیں کو ئی استاد نہیں کو ئی شا
گرد نہیں ہم سب اجتماعی طور پر اللہ کی مخلوق ہیں اور اس ذکر کا منشاء
یہ ہے کہ میںاللہ تعالیٰ سے دعا کر تا ہوں میرا دل چا ہتا ہے کہ آج کی مجلس
میںمیر ا دل چا ہتا ہے انشا اللہ آسمان سے فرشتے تو نازل ہو نے ہی ہیں ۔اس
لئے کہ حضور پاک ﷺ کا ارشاد ہے سچ ہے حق ہے کہ جس مجلس میں دل سے
اللہ کا ذکر ہو تا ہے وہاں آسمان سے فرشتے اتر آتے ہیں اور وہ ذکر کر کے ساتھ
اللہ کا ذکر کر تے ہیں۔

بسم اللہ...یا حیی یا قیوم ...یا حیی یا قیوم م م م م م م م م...صلی اللہ تعلی
علی حبیبہ محمد وسلم ...انا اللہ و ملا ئکتہ یصلون عن النبی...اللھم صلی علی
محمد ...والا علی ابرا ہم ...اللہ تعالی نے اس کا ئنات کو کب تخلیق کیا اس کے
بارے میں کسی نے ہمیں کچھ نہیں بتا یا جب اللہ تعالیٰ نے اس کائنات کو تخلیق
کیا تو قرآن پاک ہمیں اتنا ضرور بتا تا ہے اللہ تعالیٰ نے جب اس کائنات کو بنانے کا
ارادہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ذہن میں جو بھی کچھ تھا کا ئنات سے متعلق اس کا
بنانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک لفظ بیان فرمایا کن ہو جاب ہو جا کے پیچھے
ضرور یہ بات مخفی ہے کہ جو کچھ اللہ کے ذہن میں ہے وہ ہو جا اللہ کے ذہن
میں کا ئناتی پروگرام جس طرح تھا کن کہنے میں وہ پورا پروگرام وجود میں
آگیا ۔اور فیکن کائنات بن گئی کا ئنات سے مراد یہ ہے کہ فرشتے تخلیق ہو ئے
عرش و کر سی بنے ساتھ آسمان تخلیق ہو ئے زمین بنی زمین کے اوپر مخلوقات
کی تخلیق ہو ئی اب دوسرے مرحلے میں آسمانی کتا بو ں سے جو علم انسان کو
حاصل ہوا وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو جمع کیا یہ بہت بار آپ سن
چکے ہیں فرشتوں کو جمع کیا اور فرشتوں سے فرمایا میں زمین میں اپنا نا ئب
بنا نے ولا ہوں یعنی ایک ایسی ہستی تخلیق کر نے والا ہوں یا کر رہا ہوں جو
میرے اختیار کو استعمال کر ے گی ۔تو یہ سن کر فرشتوں نے آپ غور کریں اللہ
تعالیٰ عرش پر بیٹھے ہو ئے ہیں فرشتے بھی ہیں اور اللہ تعالیٰ فرشتو ں سے با
تیں کر رہے ہیں فرشتوں نے کہا عرض کیا اے اللہ یہ جو تو اپنا نا ئب اور خلیفہ
بنا نے والا ہے یہ زمین میں خون خرابہ کر ے گا اور فسابر پا کر دے گا فرشتوں کا
یہ کہنا زمین میں خون خرابہ کر ے گا اور فسابر پا کر دے گااس بات کی طرف
اشارہ ہے کہ فرشتے خون خرابہ اور فساد سے واقف تھے یعنی پہلے زمین پر
خون خرابہ اور فساد بر پا ہو چکا تھا یا ہو رہاتھا اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کی یہ
بات سن کر یہ نہیں فرمایا کہ یہ جو میں اپناخلیفہ بنا نے والاہوں انسان یا آدم بنا
نے والا ہو ں یہ کو ئی خون خرابہ اور فساد نہیںکر ے گااللہ تعالیٰ نے اس ہستی
کو جو زمین میں نا ئب اور خلیفہ بنے ولای تھی اس کو اللہ تعالیٰ نے علوم سیکھا
ئے جس کو قرآن کہتا ہے علما آدم سکن ...جس کو اپنے نام کا علم سیکھا یا نام
سے مراد صفات کے علم سیکھا ئے۔فرشتے کو اس بات کو نظر انداز کر کے اللہ

تعالیٰ نے آدم کو علم الاسماء سیکھا یا ہاور آدم سے کہا کہ جو کچھ ہم نے تمہیں
علم سیکھا یا ہے تم فرشتوںکے سامنے بیان کرو آدم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کا
علم سیکھا یا ہوا فرشتوں کے سامنے بیان کیا تو فرشتوں نے کہا یہ جو علم آدم
نے بیان کیا یہ ہم نہیں جا نتے ہم تو بس اتنا ہی جا نتے ہیںجتنا علم آپ نے ہمیں
سیکھا دیا ہے اور سچی بات تو یہ ہے قالو لا انا لنا ...سچی بات تو یہ ہے کہ آپ
ہی صاحبِ علم ہیں آپ ہی جا ننے والے ہیں آپ جو علم کسی کو سیکھا دیں وہ
ا س کو آجا تا ہے اس بات سے بر ملا اظہار ہو تا ہے کہ زمین پہلے سے موجود
تھی پچھر دوسرا مرحلہ یہ آیا کہ فرشتوں نے آدم کی حاکمیت کوتسلیم کر لیااور
اسکے مسجدو ہو گئے تو ایک نوع جنات کی تھی اس میں سے ایک شخص ابلیس
نے انکار کر دیا تو اس سے یہ پتا چلتا ہے کہ آدم کے آنے سے پہلے یہاں جنات کی
آبادی تھی اللہ تعالیٰ نے اس کو مرطوب قرار دیا اور پھر یہ ساری کہانی اللہ
تعالیٰ نے آدم کو جنت میں بھیج دیا وہاں کچھ پا بندی لگا ئی گئی وہ پو ری نہیں
ہو ئیؑ آدم کو سہے ہو گیا شیطان نے بھڑ کا دیا آدم زمین پر آگیا آدم زمین پر
آگیااور زمین سے واپس جنت میں جا نے کی شرط یہ رکھی گئی کہ اگر حکم
عدولی کا یہ جذبہ ہے حکم عدولی کا یہ سلسلہ ہے قائم ہو گیا ہے سہے ہی
سہے اگر وہ سلسلہ ختم ہو گیا تو ہم تمہیں تمہارا وطن جنت واپس کر دیں گے
ہ آدم علیہ السلام یہاں دنیا میں تشریف لے آئے اور دنیا کہی آبادی آہستہ آہستہ
بڑھتی رہء گھٹتی بھی رہی بڑھتی بھی رہی کبھی آبادی بہت کم ہو گئی کبھی
بہت زیادہ ہو گئی جیسے آج کے دور میں آبادی بہت زیادہ چھ ارب انسانوں کی
آبادی زمین پھیل گئی ہے ساتھ ساتھ یہ بات بھی غور طلب ہے کہ وہ آبادی بھی
اپنی جگہ بر قرار رہی جو آدم سے پہلے آبا دی تھی زمین پر اور اس کوبھی قرآن
نے بیان کیا والانسان جنا خلقنا لا عبدون ...کہ ہم نے جنات اور انسان کو اس لئے
پیدا کیا تا کہ یہ ہماری عبادت کر یں، ہمارے قریب آئیں،ہمارا تعارف حاصل کر
یں وہ آبادی بھی جا ری رہی انسان کی آبا دی بھی بڑھتی رہی ساتھ ساتھ
انسان کی آبادی اس طرح بڑھتی رہی کہ انسان کی جو عمر تھی انسان کی کی
عمر اسی سال تھی تو اسی سال کی عمر کا تسلسل اس طرح قائم ہوا کہ
جیسے میں نے ابھی عرض کیا عمر غیب ہو تی رہی عمر ظاہر ہو تی رہی، عمر
غیب ہو تی رہی عمر ظاہر ہو تی رہی ہپا لنے کا ایک بچہ غیب ہو گیا ہوہ لڑکا
بن گیا لڑکے کا لڑکپن غائب ہو گیا وہ جوان ہو گیا جوان کی جوانی چلی گئی وہ
بوڑھا ہو گیا اور بوڑھے آدمی کا بوڑھا پا اغیب ہو گیا اور وہ اس دنیا سے رخصت
ہو گیا یعنی آنا، جا نا،چھپنا ،ظاہر ہو نا غیب ہو نا ظاہر ہو جا نا یہ اس دنیا کا
ایک عمل ہے جو تسسل کے ساتھ جا ری و ساری ہے اب انسان کے بارے میں اللہ
تعالیٰ نے یہ بھی فرمائی جب انسان کو تخلیق کیا تو یہ کچھ نہیں جا نتا تھا وعلما
انسان معالم یعلم ...ہم انسان کو وہ سیکھا دیا جو یہ نہیں جا نتا تھا یعنی انسان
کی جو فضلیت ثابت ہو ئی وہ یہ ہے کہ انسان کو وہ علم سیکھا دیا جو یہ نہیں
جا نتا تھا اور وہ علم انسان سیکھنے کے با وجود اس علم کو نہیں جا نتا تو پھر وہ

انسان کہلا نے کا مستحق نہیں ہیں اس لئے کہ وہ وعلما معلم یعلم جو نہیں جا
نتا تھا وہ اس کو سیکھا دیا ہے اور اگر جا ننے سے مراد حوا س خمصہ ہے پا نچ
حواس ہیں ہتو اس سے انسان کی فضلیت اس لئے ظاہر نہیں ہو تی کہ اللہ
کی تمام مخلوق میںپانچ حواس کام کررہے ہیں ہپر ندے ہو، درندے ہو ،چو بایا
ہو، حشرات الارض ہوں ،رینگنے ولے کیڑے ہو ں،سب میں حواس ہیں سب میں
جان ہیں سب اس دنیا میں رہنا چا ہتے ہیں آپ نے دیکھاکتے کو اگر اپنی جان کا
خطرہ ہو جا ئے تو وہ اپنی جان کی حفاظت کر تا ہے ہچیونٹے کو یہ احساس ہو
جا ئے مجھے یہ آدمی ماردے گا میں اس کے پیر کے نیچے آکر دب جا ئوں گا تو وہ
تبدیل کر تا ہے وہاں سے بھا گنے کی اپنے زندہ رہنے کی تدبیر ایک چیونٹا بھی کر
،تا ہے ، اپنے زندہ رہنے کی تدبیر ایک ہاتھی بھی کر تا ہے

اپنے زندہ رہنے کی تدبیر ایک اونٹ بھی کر تا ہے ،درخت بھی اپنے زندہ رہنے
کی تدبیر کر تے ہیں اگر اس کو پا نی نہ ملے تواس کی جڑیں دور دور سے زمین
کے اندر سے پا نی کر کے اپنی نشو ونما کو قائم رکھتے ہیں تو اس کا مطلب ہے
اللہ تعالیٰ نے جو خصوصیت کے ساتھ بیان کیا علما انسان معلم یعلم ...وہ علم
مخصوص ہے صرف انسان کے لئے وہ علم انسان کے علاوہ کسی دوسرے کو
حاصل نہیں جیسے فرشتوں نے کہا صاحب ہمیں تو جتنا آپ نے بتا دیا ہم وہی جا
نتے ہیں یعنی آدم کو اللہ تعالیٰ نے جو علم سیکھا یا وہ فرشتے نہیں جا نتے تھے
جب فرشتے نہیں جا نتے تھے تو دوسری مخلوق بھی نہیں جا نتی تھی تو اب
انسان کی فضلیت اس بات میں ہے کہ اسے وہ علم حاصل ہونا چا ہئے جو کا
ئنات میں دوسری مخلوق کو حاصل نہیں ہے ہاگر کائنات میں کسی دوسری
مخلوق کو وہ علم حاصل ہے جو انسان کو بھی حاصل ہے تو دو مخلوق جو ہیں
برابر کی ہو جا ئیںگیاس میں درجہ بندی نہیں رہے گی برابر کی دو مخلوق ہو
جا ئیں گیں ہاب بات یہ ہے کہ انسان کو وہ علم سیکھا دیا اللہ تعالیٰ نے جس
علم سے وہ اللہ تعالیٰ کو جا ن سکتا ہے تعارف کر سکتا اب اس بارے میں بھی
اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کا ئنات کی ہر شے اللہ کی تسبی کر تی ہے ولحمد ...
انسان بھی عبادت کر تے ہیں کا ئنات کی ہر چیز اللہ کی تسبی کر تی ہے تو یہ
ذکر کر نا اللہ ہے اللہ بڑا ہے تو یہ تمام مخلوق واقف ہے اللہ ہے اور اللہ بڑا ہے
اللہ ہی تسبی کے قابل ہے چڑیا صبح کو چہچہاتی ہیں وہ بھی اللہ کی تسبی
بیان کر تی ہیں حضور قلندر بابااولیا ء نے ایک مر تبہ مجھ سے فرمایا جتنے جا نور
ہیں پر ندے اور چو با ئے سورج غروب ہو نے کے بعد وہ کچھ دیر سوتے ہیں اور
سونے کے بعد پھر وہ مراقبہ میں چلے جا تے ہیںاور صبح صادق تک وہ مراقبہ میں
رہتے ہیں اس میں گا ئے ،بھنس ،بکر ی طوطے یا صبح و شام پر ندے بھی اللہ کی
تسبی بیان کر تے ہیں آپ نے دیکھا کہ جب سورج غروب ہو تا ہے اس سے تھوڑا
پہلے پر ندے کیسے چہچہاتے ہیں وہ اللہ کی تسبی بیان کر تے ہیں یہاں ہماری
مسجد میں یہاں عظیمیہ مسجد میں صبح کو جب ہم ذکر کر تے ہیں اتنی چڑیا
پتا نہیں کہا سے آجا تی ہیں ایک لہے کے ساتھ خوبصورتی کے ساتھ اللہ کا ذکر کر

تی ہیں تو اس کا مطلب ہے بحث اللہ کا نام لینا انسان کی خصوصیت ہے تو یہ
تو سارے دوسری مخلوقات بھی کر تے ہیں جا نور بھی کر تے ہیں پر ندے بھی کر
تے ہیں پھر وہ کون سا علم ہے وعلما انسان معلم یعلم ...کہ ہم نے انسان کو وہ
علم سیکھادیا جو وہ نہیں جا نتا تھا وہ علم اللہ تعالیٰ کا خصوصی علم یہ ہے کہ
انسان کے اندر اللہ تعالیٰ نے ایسی صلاحیتیں رکھ دی ہیں کہ جن صلاحیتوں سے
اللہ کا قرب حاصل کر سکتا ہے کو ئی انسان سب کچھ اللہ کے ثابوت کر سکتا
ہے حضور قلندر بابااولیا ء کے فرمان کے مطا بق جتنے بھی اولیا ء اللہ ہیں ان کی
طرز فکر یہ ہے کہ وہ

care of allha

اللہ سو چتے ہیں کو ئی بھی کام کر تے ہیں ان کے ذہن میں اللہ کا تصور آتا ہے
پھر کام کر تے ہیں میں نے ایک دفعہ حضور قلندر بابااولیا ء سے سوال کیا کہ
حضور ہمارے آقا ہمارے مولانا سیدنا حضورعلیہم الصلوٰ ة والسلام روزانہ ستر بار
استغفار پڑھتے ہیں تو اللہ نے تو اسے نا سوم قرار دے دیا ہےاستغفار کا مطلب ہے
استغفا اللہ ربی من کل ...اللہ میں تجھ سے معافی چا ہتا ہوں ،بخشش چا ہتا
ہوں ،مغفرت چا ہتا ہوں اپنے گناہوں کی معافی چا ہتا ہوں اور اپنی گناہوں
کی،معافی چا ہتے ہو ئے توبہ کر تا ہوں آئندہ نہیں کروں گا یہ گناہ پڑھتے ہیں
اس کی کیا وجہ ہے اس میں کیا حکمت ہے حضور قلندربابااولیا ء بڑے سنے کی
بات ہے بڑے راض کی بات ہے حضور قلندربابااولیا ئنے فرمایا کہ رسول اللہﷺ جو
اللہ کے محبوب ترین بندے ہیں جن کے اندر ہمہ وقت اللہ کے انوار کام کر تے
رہتے ہیں ،جو اللہ اور کائنات کے درمیان ایک واسطہ ہیں وہ اللہ کو ستر بار
مختلف روپ میںروز دیکھتے ہیں اور بار رسول اللہ ﷺ کے ذہن میں یہ مبارک بات
کہ بس میںنے اللہ کو پہچان لیا وہ کچھ ہی وقفہ کے بعد وقفہ کتنا بھی ہوااللہ
تعالیٰ ایک نئے روپ میں تجلی فرماتے ہیں تو حضور پاک ﷺ پہلی بات میں نے اللہ
کو پہچان لیا ہے اللہ کو نئے روپ میںدیکھ کر استغفا اللہ ربی کل ...حضور کی
زندگی کا بھی یہی معمول تھا کہ ستر بار اللہ تعالیٰ کاروز مشا ہدہ فرما تے تھے
اور چو دہ سو سال گزر گئے یہ تسلسل قائم ہے وصال کے بعد بھی رسول اللہﷺ
ستر بار استغفار پڑھتے اسی میں قلندر بابااولیا ء نے مجھ سے فرمایا کہ بھا ئی
مجھے شوق ہو ا کہ میں ٹیلی کرو کہ اتنے اللہ کے اولیا ء اللہ گزرے ہیں اللہ کے
دوست گزرے ہیں عارف ذات گزرے ہیعارف صفات الگ ہو تے ہیعارف ذات الگ
ہو تے ہیں عارف ذات گزرے ہیںتو میں نے ایک لا کھ سال میں جتنے بھی بنی اللہ
گزرے ہیں میںنے ان کی لیسٹ بنا ئی ا و رمیں فرداًفرداً جتنے بھی اولیا ء اللہ ہو
ئے ان کی خدمت میں حاضر ہواسب نے اللہ کو الگ روپ میں دیکھا تو کہنے لگے
میں بڑا حیران ہو گیا پریشان ہو گیا تو بڑے نانابڑئے ناناوہ نجم د ین کبراکو فرمایا
کر تے تھے بڑی نانانے مجھ سے کہا بھئی تو باولہ ہو جا ئے گا چھوڑ دے تجھ سے
پہلے لوگوں نے اس سے زیادہ کوشش کر لی ہے۔ ازل سے آج تک کسی ولی اللہ

نے کسی پیغمبر نے اللہ کو ایک روپ میں نہیں دیکھا جس نے بھی دیکھا اللہ کو
نئی شان میں دیکھا تو اسی میں رسول اللہﷺ نے فرمایا ما ارفنا...اب دیکھئے آپ
میلا د شریف کا واقعہ لے لیں علماشیدید...اللہ ست قریب ہو گئے فاصلے دو
کمانوں کا فا صلہ رہے گیا دو کمانو ں کے برابر فاصلہ رہے گیااو ادنا اس سے بھی
کم وقان کعبہ قوسین...اس سے بھی کم فوھا...اللہ نے اپنے بندے سے جو دل چا ہا
باتیں کی اللہ تعالیٰ تصدیق فرماتے ہیں ...ہمارے محبوب بندے کے دل نے جو دیکھا
جھوٹ نہیں دیکھا خواب خیال نہیں ہے ہم نے اپنے محبوب بندے کو اپنے قریب لائے
ان کو بلا یا فا صلہ اتنا رہے گیا کہ اس کو فا صلے کا نام نہیں دے سکتے ہم نے
اپنے بندے سے با تیں کیں ہمارے بندے سے ہم سے وعدے کئے اور جو کچھ ہمارے
بندے نے دیکھا سنا وہ جھوٹ نہیں ہے خیال نہیں ہے ،خیاس نہیں ہے ہرسول اللہ
ﷺ کی شان اقدس اور اکبر ہے اور وہ یہ فرماتے ہیں ما ...میں تو اللہ کو پہچانے
کا حق پو را نہیں کر سکا یعنی اللہ کو پہچانے کا حق ہے وہ مجھ سے پو را نہیں
ہو سکا دو سری مخلو قات کے بارے میں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ مخلوق اللہ
سے کتنی متعارف ہے اس لئے کہ یہ تو ہے اللہ کی مخلوق سامنے ہیں آدم بھی
سامنے ہیں او ر فرشتوں سے کہہ رہے ہیں کہ اس کو میں نے اپنا نا ئب بنا نا ہے
اپنے اختیار اور تفہض کر نے ہیں اور اختیار تفہیض کر نے سے پہلے اللہ تعالیٰ نے
آدم کو علوم سیکھا ئے یعنی اپنی نیابت کے فرائض انجام دینے کے لئے آدم کو علوم
سیکھا ئے اب نائب سے زیادہ کون قریب ہو گا بھئی تو علما انسان معلم یعلم ...
یہ وہ علم ہے جس علم کی بدولت انسان آدم کا بیٹا اللہ سے قریب ہو سکتا ہے
اللہ کو دیکھ سکتا ہے اللہ کی با تیں سن سکتا ہے اللہ سے عرض معاروز کر
سکتا ہے اور بندہی بن کر اپنے خالق اور مالک سے اپنی بات منوا سکتاہے اللہ نے
کہا میرے بندے مجھ سے اتنے قریب ہو تے ہیں میں نوافق سے میں ان کے ہاتھ بن
جا تا ہوںمیں ان کے پیر بن جا تا ہوں ،میں ان کے زبان بن جا تا ہوں ،اگر وہ بندے
میرے بھروسے پر قسم کھا لے تو میں اس کو پو را کر ر دیتا ہوں یہ ساری عنایت
اور اکرام اس علم کی بنیاد پر ہیں جو علم اللہ نے انسان کو سیکھا یا کسی اور
مخلوق کو نہیں سیکھا یا اب انسان اس علم کو کیسے سیکھے نہ کو ئی یو نیو
ورسٹی ہے نہ کو ئی مدرسہ ہے نہ کو ئی کا لج ہے اب تو با لکل بات ہی ختم
ہو گئی پہلے تو خانقائے بھی تھیں ہاب اللہ تعالیٰ یہ بھی فرماتے ہیں میں نے
تمہیں علم سیکھا یا اب میں نے تمہیں اس لئے تخلیق کیا تاکہ تم مجھے پہچا نو
میرا تعارف حاصل کرو ...عربی آیت ...میں چھپا ہوا خزانہ تھا میں نے مخلوق کو
محبت کے ساتھ اس لئے تخلیق کیا تاکہ مخلوق مجھے پہچا نے ایک پہچا نے کا تو یہ
ہے انا فی ذلک الاحیا ...جو صاحب شعور صاحب عقل صاحب فہم صاحب بصیرت
جولو گ ہیں وہ اللہ کی نشا نیوں میں غوروفکر کر تے ہیں ایک تو یہ صورت ہے
سورج مشرق سے ہی کیوں نکلتا ہے ہشمال جنوب سے کبھی کیوں نہیں نکل آتا
مغرب میں ہی کیوں ڈوبتا ہے ذراٹیڑا ہو کر جنوب میں ہی ڈوب جا ئے ہزمین
اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے زمین کو اتنا سخت نہیں بنا دیا کہ تم ٹھوکر ہ کھا

کر گرو اور میں نے زمین کو اتنا نرم بھی نہیں بنا یا کہ تم چلو تو تمہا رے پیر
ٹھس جا ئیں اور زمین تمہیں اپنے اندر دابوجھ لیں زمین میں توازن رکھا اس میں
سخت زمین بھی رکھی اس میں نرم زمین بھی رکھی اس میں دلدل ہو تی ہے
ایک دفعہ اس میں چلے جا ئیں آدمی اندر ہی گھستے چلے جا تا ہے آدمی مر جا تا
ہے زمین کی اندر صلاحیت بھی اللہ تعالیٰ کر ے گا اگر زمین کے اندر نشو ونما
کیصلاحیت نہ ہو تی تو آج گندم کا دانہ جو آدم کی زمانے سے اب تک چلا آرہا ہے
وہ غیب ہو جا تا اس کی نسل ختم ہو جا تی زمین میں دانے ڈالتے ہیں زمین ماں
کی طرح پیٹ میں اس دانے کی دیکھ بھال کر تی ہے نشو ونما کر تی ہے گروتھ
کر تی ہے جس طرح ایک ماںایک بچے کو جنم دیتی ہے اس طرح زمین درخت کو
جنم دیتی ہے آپ کی غذائی ضروریات پو رہی کر تی ہے اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے
ہوا بنائی ، اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے آکسیجن بنائی ،اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے بارش
بنائی ،کیا بارش کا نظام ہے تین حصے پا نی ہے ایک حصہ زمین ہے سمندر بنا
دئیے زمین میں لہر یں اٹھ رہی ہیں ٹکرا ہی ہیں ایک دوسرے سے ان لہروں کے
ٹکرانے سے بخارات بن رہے ہیں ان بخارات کو اڑا کر ہوا اوپر لیجا تی ہے اوپر جا
کر آکسیجن کم ہو جا تی ہے وہ بخارات رو ئی کے گالوں کی طرح ایک دوسرے
سے مل جا تے ہیں ہوا تو کھیلتی ہے اور لیجا کر جہاں انہیں بر سا نا ہو تا ہے بر
سا دیتی ہے ہلیکن جہاں بادل برستا ہے وہاں ایک رخ سے ہوا با دل کودھکیلتی
ہے اور دو سرے رخ سے ہوا با دل کو اس طرف دھکیلتی ہے نتیجے میں ہوا کے
دبائو سے وہ با دل اسپنج بنتے ہیں اور اسپنج بن کر کے وہ دبتے ہیں اور دبنے سے
وہ بر ستے ہیں اور بر سنے کے بعد جم جا تے ہیں او ر پہاڑوںپر آکر بر ف بر ف
نظرآتی ہے ہ ایک اللہ کوپہچا نے کا یہ بھی ذریعہ ہے ایک زمین ہے وہاں ایک انار
کا درخت ہے ایک امرود کادرخت ہے ہایک پپیتے کا درخت ہے با لکل برابر بر
ابرپپیتے کیدرخت پر پپیتا لگ رہا ہے آم کے درخت پر آم لگ رہا ہے اور امرود کے
درخت پرامرود لگ رہا ہے ہزمین مٹیا لی ہے بھوری ہے کا لی ہے کہیں ذرد بھی
ہے کہیں سرک بھی ہے لیکن زیادہ تر زمین مٹیالی ہے اس زمین میں آپ مختلف
قسم کے پھول لگا تے ہیں اس زمین کے اندر سے رنگ پھوڑ رہے ہیں اس زمین
میں سے رنگ نکل رہے ہیں ایک گلا ب کا پھول ہے کو ئی لا ل ہے ، کو ئی
پیلاہے ، کو ئی سفید ہے ، کو ئی پرپل رنگ کا ہے کو ئی کسی رنگ کا ہے کو ئی
کسی رنگ کا تو اسی زمین کے اندر سے کسی خوشبو پھیل رہی ہے خوشبو پھول
رہی ہے رات کی رانی ہے پو رے گھر کومہکا رکھا ہے اسی زمین کے اندر سے
لیمو ں نکل رہا ہے ، اسی زمین کے اندر سے کٹوا پھل نکل رہا ہے ، اسی زمین
کے اندر سے کانٹے نکل رہے ہیں ، اسی زمین کے اندر سے ترکاریاں نکل رہی ہیں ،
زمین کے اندر سے معدنیات نکل رہی ہے ، نمک نکل رہا ہے ،گیس نکل رہی
ہے ،مٹی کا تیل نکل رہا ہے ،پٹرول نکل رہا ہے کسی قسم کی گیسیس معدنیات
نکل رہی ہیں یہ بھی ا یک اللہ تعالیٰ کا ...انا فی ذلک الا ...زمین کے اندر گھومو
پھرواللہ کا فضل تلاش کرو اللہ کی نشا نیوں پر غوروفکر کرو اللہ نظر آئے گا

ایک بھی علم ہے او ر ایک یہ بھی علم ہے کہ میرے بندے ایسے ہیں کہ وہ نوافل
کے ذریعے، عبادت کے ذریعے ،تواجہ کے ذریعے، مراقبوں کے ذریعے وہ مجھ سے اتنے
قریب ہو جا تے ہیں کہ میں ان کے ہا تھ بن جا تا ہوں،میں ان کے کان بن جا تا
ہوں ،میں ان کی زبان بن جا تا ہوں اب جو انسان کو اللہ تعالیٰ نے علم سیکھا یا
اب اس علم کی بنیاد پر دو قسمیں ہمارے سامنے آئیں یہ دو رخ ہمارے سامنے
آگئے ایک علم وہ ہے جس میں آپ کا شعور آپ کا شعور متواجہ ہو کر کسی
شئے کی ماہیت کے اندر کھو ج لگا ئے جیسے آپ کے سائنٹس ما دی عنا صر کے
اندر کھوج لگا ئیں اور انہو ںنے ایٹم کو ایجاد کر لیا اس کو توڑ لیا سلیکون بنا لیا
موبائل بنا لیا ٹیلیفون بنا لیا پتا نہیں کیا کیا بنا لیا لیکن اس علم میں بھی فرق ہے
اگر اس علم کو آپ اس لئے تلاش کر رہے ہیں اس میں آپ کی ذہنی ملکیت ہے
اللہ کی بنا ئی ہو ئی جو تخلیق ہے اللہ کی صناعی ہے اس صناعی میں اللہ کو
ڈھونڈنا ہے کس طرح بنا یا تو اللہ کی رسائی آپ کوحاصل ہو سکتی ہے لیکن
آپ اسی علم کو دنیا وی آسائش کے لئے ڈھونڈیں گے تلاش کر یں گے تو یہ سارا
علم آپ کے لئے ایک دنیا وی آسائش بن جا ئے گا ایک دو لت کمانے کا ذریعے بن جا
ئے گا جیسے آج کے دور میں ہے آج کے دور میں ابھی بات ہو رہی تھی کو ئی مرد
ہے کنسر کی قسم ہے اس کیپا کستان میں کہتے ہیں اس کا علاج یقینی علاج
نہیں ہے لیکن اس علاج کا جو خرچہ آتا ہے وہ چو دہ ہزار روپے ہے مجھے اکثر
ڈاکٹر صاحب ملتے ہیں میں کہتا ہوں بھا ئی عجیب تماشہ ہے اب امراض کے
علاج کی طرف تو ریسرج ہو رہی ہے لیکن اس بات پر کو ئی ریسرج نہیں ہو
رہی ہم امراض پیدا نہ ہو کیوں اس لئے اگر اس بات پر ریسرج ہو گئی اور
ساری قوم ساری سائنٹس اور سارے دانش ور متوجہ ہو گئے کہ امراض پیدا نہ
ہو تو اس کی بھی قسم ختم ہو جا ئے گی اب دیکھئے روز روز نئے مرض پیدا
ہورہے ہیں بھئی اس کی تو صفائی رکھو ستارائی رکھو حالا ت ایسے پیدا نہیں
ہو تے کہ انسان صاف ستھری غذا کھا سکے اب یہ بھی ایک ریسرچ ہے اس میں
کیا ہو تا ہے انسان مزید دنیا میں غرک ہو جا تا ہے لیکن اگر یہی ریسرچ اللہ کے
لئے ہوکہ اللہ کی نشا نیاں ڈھو ندنی ہے بھئی درخت میں بھی اللہ کو ڈھو نڈنا
ہے ،پا نی میں بھی اللہ کو ڈھو نڈنا ہے، با رش میں بھی اللہ کو ڈھو نڈنا ہے آپ
کو اللہ ملے گا اب دیکھئے با ارش میں کتنا ہا ئیدروجن ہو تا ہے اتنی آکسیجن ہو
تی ہے آسمان میں یہ ہو جا تا ہے وہ ہو جا تا ہے با رش بر س جا تی ہے ابھی
کہ ابھی ذلزلہ آیا اللہ تعالیٰ ہم سب کو حفظیمان میں رکھے مذہبی تعلیمات میں
یتو یہ عذاب ہے شروع شروع میں با تین ہو نگی یہ عذاب ہے دعا کرو استغفار
کرولو گوں نے نمازیں بھی پڑھی اللہ کی طرف متوجہ بھی ہوئے پھر کیا کہتے
ہیں پتا چلا نہیں جی زلزلہ تو زمین کی ضرورت ہے یہاں آیا زلزلہ وہاں آیا
زلزلہ اب میںنے ایک پروگرام وقار صاحب عظیمی وہاں کو ئی صاحب تھے اس
سے مظاہرہ کر رہے تھے وہ یہ سمجھانے کوشش کر رہے تھے کہ زلزلہ عذاب
نہیں ہے یہ زمین کی ایک ضرورت ہے پلیٹ خسک جا تی ہیں پلیٹیں یوں خسک

جا تی ہیں فلا ح زون ہیں فلاح یوں ہے یہ بھی اایک ریسرچ ہے بات دراصل یہ
ہے کہ انسان کی جو بنیادی اور روحانی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ انسان کا اللہ
سے تعلق قائم ہو تعلق قائم ہو گا تو اللہ کی طرف جا ئے گا انسان شکوہ بہت
کر تا ہے لیکن میں نے آج تک یہ نہیں دیکھا کسی سمے آنکھ کا شکر ادا کیا ہو
اللہ تعالیٰ نے ہمیں سب کو آنکھیں دیں سارا جہاں روشن ہے ہم رات کو سوئے
صبح کو ہماری آنکھیں نہ ہوں کیا ساری دنیا اندھر نہیں ہو گئی کبھی کسی
آدمی نے آنکھ کا شکر ادا ہی نہیں کیا کبھی یہ سو چا ہی نہیں آنکھ کیا چیز ہے
کیا ساری دنیا روشن ہے اور انسان کو پتا ہی نہیں کس طرح روشن ہے ابھی یہ
eyes جو ڈاکٹر لوگ ہو تے ہیں

بتا تے ہیں وہ بھی قیاسی چیز ہے لیکن کسی اندھے کو وہ ٹھیک نہیں کر سکتے
چلو اگر وہ جا نتے بھی ہیں تو کتنے سے جا نتے ہیں اللہ تعالیٰ جب یہ کہتے ہیں
علم الاسماء کلھا ...کہ میننے آدم کو اپنی صفات کے اپنی تخلیقی فا رمولوں کا
اپنی معشیت کا اپنی قدر ت کا اپنے اختیار ات کا اپنی حاکمیت کا سارا علم انسان
کو سیکھا دیا ہے وہ علم ہیں سیکھتے دنیا میں ہم اور علم سیکھتے ہیں اب ماشا
اللہ یہاں اتنے سارے لوگ بیٹھیں ہیں یہاں عظیمی بھی ہے دوسرے سلاسل کے
لوگ ہو نگے بر حال جتنے بھی لوگ بیٹھیں ہیں انہیں کسی نہ کسی درجے میں
روحانیت سے ہوا ہو گا فا ئدہ جب ہی تو یہاں تشریف لا ئیں ہیں اتنی دور سییے
بھی سب جا نتے ہیں کہ انسان کا یہ پتلا انسان کا یہ وجود انسان کا یہ جسم گو
شت پوست سے بنا ہوا یہ ہڈیوں کا یہ خار یہ سب اس وقت تک ہے جب تک اس
کے اندر روح موجود ہے کو ئی پہلوان ہو اس ے اندر سے روح نکل گئی پہلوان بے
کار،کو ئی کمزور ضعیف آدمی ہواس کے اندر سے روح نکل گئی وہ بے کار
ہے ،،کو ئی بادشاہ ہواس کے اندر سے روح نکل گئی ساری حاکمیت ختم ہو
گئی ،،کو ئی فوج کا بڑا افسر ہواس کے اندر سے روح نکل گئی سارے سپا ہی
بھی موجود ہیں تو پہ بھی موجود ہیں سب ہی کچھ تیار ہے شکن تو پیں سب
ہی کچھ موجودہے لیکن اگر وہ جنرل نہیں ہے تو سب بیکار ہے سب جا نتے
ہیں ،یہ بھی سب جا نتے ہین کہ ظلم طعادی کے جتنے بھی وسائل ہیں وہ بھی
اللہ کے پیدا کئے ہو ئے ہیں ،رحم و سائل کے جتنے ذریعے ہیں وہ بھی اللہ کے بنا
ئے ہو ئے ہیںاب اللہ تعالیٰ لو ہا پیدا نہ کر تا بندوق کہاں سے بن جا تی ہاللہ
تعالیٰ با رود گندھک پوٹاشیم پیدا نہ کر تا با رود کہاں سے بن جا تی ،اللہ تعالیٰدھا
تیں مختلف دھا تیں پیدا نہ کر تا آپ کی مصنو عات کہاں سے بن جا تی دنیا میں
جتنی میںجتنی بھی اشیای بنتی ہے اور اشیاء میں ہر چیز اللہ کی بنا ئی ہو ئی
چیزیں شامل ہیں اللہ کی بنا ئی ہو ئی چیزوں کو جوڑ کر ایک نئی چیز بنا لیتا ہے
ایسا نہیں ہے کہ انسان زمین کے اوپر جو چیز موجود نہیںہے اس کے اوپر اس کے
علاوہ کو ئی چیز بنا لے یا کو ئی چیز تخلیق کر لیں اللہ کا وصف یہ ہے اللہ جو
ہے وہ دیکھتا اللہ کہتا ہے کن تو جب اللہ نے کن کہا تو چیزیں بھی بنی اور جن
چیزوں سے ان کی وسائل ہو ئی وہ بھی آٹو میٹک بن گئی تخلیق ہو گئی ہاب

میں اصلی بات کیا کی طرف آتا ہو ں علما الانسان معلم یعلم ...ہم نے انسان کو
مخصوص اللہ انسان کا نام لے رہا ہے فرشتوں کو ذکر نہیں ہے جنات کا ذکر
نہیں ہے دو سری کسی مخلوق کا ذکر ادا نہین فرما رہے علما الانسان معلم
یعلم ...انسان کو وہ علم سیکھا دیا جو وہ نہیں جانتا تھا اب ا نسان کا اگر تجزیہ
کیا جا ئے تو ہم اس کے علاوہ کچھ بھی نہیں کہے سکتے کہ انسان روح کے علاوہ
کچھ نہیں ہے اگر انسان کے اندر روح ہے اگر انسان کے اندر روح ہے تو انسان
زندہ ہے حضور قلندر بابااولیا ء نے لوحِ قلم میں شروع میں انسان کی ساخت کے
بارے میں جب انہوں نے بات کی تو انسان اپنے جسم کے لئے ایک لباس بنا تا ہوے
اون کا ہو کوٹن کا ہو کھا ل کا ہو چھال کا ہونیلون کا ہو کاغذ کا ہو کسی بھی
چیز کا ہو بنا تاہے اب اس لباس کو اپنے جسم پر پہنتا ہے جسم ہلتا ہے تو لباس
ہلتا ہے گر اس جسم پر سے اس لباس کو اتار کر کھڑا کر دیاجا ئے لیٹا دیا جا ئے
کھوٹی پر ٹانگ دیا جا ئے تو آپ دیکھیں اس لباس میں حر کت نہیں ہو تی لباس
کی حرکت دابعہ ہے٧ جسم کے بلکہ اسی طرح جسم کی حرکت تابعہ ہیں روح
کے اب جیسے میں نے کپڑے پہنے ہو ئے ہیں اس آستین کی کوئی حر کت نہیں
میرا ہاتھ ہلے گا تو آستین کی حرکت ہے ہا تھ نہیں ہلے گا آستین کی حر کت
نہیں ہے اگر اس آستین کو اتار کر یہاں رکھ دیا جا ئے تب بھی اس کی کو ئی حر
کت نہیں ہے بالکل یہی صورت انسانی مادی جسم کی ہے جب تک روح نے اس
مادی جسم کو پہنا ہو ا ہے یا اوڑا ہو ا ہے یا اس کو لبا سے کو اپنے اوپر ڈالا ہو ا
ہے یا پہنا ہوا ہے جیسے ہی اس کو اتار کر پھینک دیتی ہے اس کی حرکت ختم
ہو جا تی ہے اب اللہ تعالیٰ فرما تے ہیں یسعلون عن الروح ...اسے پیغمبر ہ یہ
لوگ آپ سے روح کے بارے میں سوال کر تے ہیں یسعلون عن الروح ...یہ آپ سے
روح کے بارے میں سوال کر تے ہیں اور آپ کہہ دیجئے بتا دیجئے الروح من امر
ربہ...با ت ذراہ غور سے سنئے گا اور یہ بات ذہن میںرکھئے گا کہ مادی جسم لبا
س ہے روح کا جب تک روح مادی جسم کو پہنیں رہتی ہے اٹھا ئے رہتی ہے اس
جسم میں ہا تھ بھی ہلے گا، انگلی بھی ہلے گی ،گر دن بھی ہلے گی ،ٹانگ بھی
ہلے گئی ،بھوک بھی لگے گی ،پیاس بھی لگے گی چوٹ بھی لگے گی،رات بھی ہو
گئی ،آرام بھی ہو گا ،تکلیف بھی ہو گی ،غم بھی ہو گا ،دوکھ بھی ہو گا ،صحت
بھی ہو گی بیماری بھی ہو گئی ،لیکن اگر روح نے اس جسم کو اتار کر پھینک دیا
تو اب نہ گر می ہو گی نہ سردی ہو گی، نہ غم ہو گا،، نہ خوشی ہو گی،، نہ
پریشانی ہو گی، نہ استحام ہو گا،کچھ نہیں ہو گا اس جسم کو آپ اتار کر زمین
پر رسی ڈالیں پیر میں گھسٹیں سارے شہر میں کچھ نہیں ہو گاایک سسکا ری
بھی نہیں نکلے گی۔لیکن اگر روح نے اس جسم کو اڑا ہوا ہے پہنا ہو ا ہے سنبھا
لا ہو ا ہے وہ جو آپ کے سونئی چوبو دے گا تو وہ التجاج کر یں گے ہآپ کے اندر
سے سسکا ریاں نکلیںگی ہکس نے سوئی چبا ئی کیوں چبا ئی لیکن اگر ایک مر ہ
ہو ئے اس جسم کو آپ کاٹ ڈالئے ٹکڑے ٹکڑے کر دیجئے ،آگ میں ڈال دیجئے جلا
دیجئے دبا دیجئے اس کو تیزاب ڈال کر اس کو گلا دیجئے اس کوچیل کوئوں کے

سامنے ڈال دیجئے اس کو کچھ نہیں ہو گا یا ہو گا ؟ جی ...کیوں نہیں ہو گا ؟تو
آپ کیا ہوا ئے آپ جسم ہو ئے یا روح ہو ئے ؟تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہاں ہم
جتنے بھی لو گ بیٹھے ہو ئے ہیں دراصل ہم روح ہیں روحیں ہیںساری ہماری
روحوں نے اس مادی جسم کو لباس بنا کر پہنا ہوا ہے لباس کی کو ئی حیثیت
نہیں ہے اگر نہیں سمجھ میں آیا تو سمجھا ئوں یا سمجھ میں آگئی بات کیا
سمجھ میں آئی ؟جی سب کیا ہیں ؟روح ہیں ۔اچھا وہ مینے سنا تھا مولوی
صاحب ن ے پو ری رات زولیخاں پڑھی لوگ سنتے رہے سنتے رہے تو انہو ں نے کہا
کچھ سمجھے بھی ہوتو صبح کا وقت تھا ایک آدمی کھڑا ہوا اس نے کہا صاحب یہ
تو بتائو یہ زولیخاں عورت تھی یا مر دتھا تو یہ بات سمجھ میں آگئی مادی جسم
جو ہے قمیز ہے ،شلوار ہے، کوٹ ہے، پتلون ہے ،بنیان ہے کچھ بھی اس کا نام
رکھ دو ۔اصل نہیں ہے اصل روح ہے اب غور کر یں یصعلون عن الروح ...ایک
پیغمبر ﷺ یہ آپ سے روح کے بارے میں سوال کر تے ہیں کل الروح من امر ربی ...
آپ فر ما دیجئے روح میرے رب کے عمل سے ہے وما اوتیتم ...اور جو کچھ تمہیں
علم دیا گیا ہے لوگ کہتے ہیں نے روح کا علم ہے ہی نہیں اور وما اوتی تم اور
وجو کچھ تمہیں علم دیا گیا ہے وما اوتی تم من العلم اللہ قلیلا...روح کے علم
میں سے جو تمہیں علم دیا گیا ہے وہ تھوڑا ہے اب اس بات کی نفی ہو گئی کہ
انسان کو روح کا علم بھی ہے وما اوتی تم ...من العلم... روح کے علم میں سے
جو تمہیں علم دیا گیا ہے اللہ قلیلا ... علم تو تمہیں دیا گیا ہے مگرتھوڑا ہے یعنی
انسان کی بصات کے مطا بق وہ تھوڑا ہے اب اس سے یہ ثابت ہوا کہ انسان کو
روح کا علم اللہ نے دیا ہے تحیک ہے بھا ئی سمجھ بات آئی یا اور وضاحت کروجی
ساری آگئی تو یار تم تو بڑی جلدی سمجھ گئے مجھے تو پچا س سال ہو گئے آج
تک نہیں سمجھا وہ ہماری ایک عظیمی بہن ہے وہ لوح قلم پڑھنے کے لئے لے گئی
ٹیلفون آیا میں نے کہا کیا کر رہی ہو وہ یہ ہے وہ ہے میں نے لو ح قلم پڑھا
کروانہو ں نے کہا وہ تو پڑھ لی ارے پڑھ لی بھئی کہے ہا ں پھر سمجھا کرو کہ
سمجھ بھی لی تو میں نے کہا بھئی ہم نے تو وہ کتاب لکھی ہے قلندر بابا اولیا ء
کا اللہ نے سعادت دی ایک ایک لفظ لکھا اور بیٹھے بیٹھے ڈھونڈتا رہتا تھا سو تا
رہتا تھا وہ کہتے تھے جا ئو وضوکر کے آئو ،جا ئو وضوکر کے آئوچلو ایک پیالی چا ئے
پی لو سو تا تھا میں جب وہ لکھتے تھے نے میرے شعور پر زور پڑتا تھا میں سو تا
تھا تو میں نے کہا بھئی میں نے تو سوتے جا گتے کتاب لکھی ہے تو نے وہ یار بغیر
استاد کے پڑ ھ لی میری بہن کہا میں نے سب پڑھ لی میری سب سمجھ لیا اب
وہ بیس سال کی عظیمی ہو نگئی ہیں وہ کہتے ہیں ابا جی یہ لوح قلم سمجھ
میں ہی نہیں آتی یہ کیسی کتاب ہے یہ پتا نہیں کیسی کتاب ہے اس کو جتنا
پڑھتے ہو یہ اور بڑھ جا تی ہے تو آپ تو ما شا اللہ بڑے ہو شیار نکلے آدھے گھنٹے
میں سب کچھ سمجھ گئے ہوے کہتے ہیں دو پیا زی ایک مو لانصیر دین کا نام سنا
ہو گا مو لا دو پیازی بھی کہتے ہیں انہیں تو لوگوں نے ایک اہتمام کیا اجتماع کا
تو جب وہ تقریر کر تے تھے تو بہت ساری باتیں ایسی بھی کر تے تھیلوگ خوش ہو

تھے ان کو بلا یا گیا انہوں نے منا کر دیا میں مصروف ہو ہمیں نہیں آتا خیر لوگ
گئے خوشامت کی انہیں لے آئے تو وہ اسٹیج پر آکر کھڑے ہو گئے تو انہوں نے کہا
بھا ئی آپ لوگ نے مجھے بلا یا بڑی آپ کی مہر با نی بڑی عنا یت بڑی ہے لیکن
مجھے یہ بتا ئو کہ جو کچھ میں کہنا چا ہتا رہا ہوںیا تقریر کر نا چا ہتا ہوں تم
اسے جا نتے ہو سمجھتے ہولوگوں نے کہا جی جب آپ نے کچھ کہا ہی نہیں تو ہم
کیاجا نے گے سمجھیں گے تو کہنے لگے تم جیسے نالا ئک آدمی کو ئی نہیں تم سے
کیا بات کر نی جب تم سمجھتے ہی نہیں تو وہ اسٹیج سے اتر کر چلے گئے لوگوں
نے کہا یہ بڑے انہو ں نے کہا پھر بلو ئو پھر بلا ئو ہم یہ کہے گے کہ نہیں ہم نہیں
سمجھتے آپ سمجھا ئیں ہمیں وہ پھر آئے پھر انہوں نے یہی سوال کیا کہ جو کچھ
میں کہنا چا ہتا رہا ہوں کیا تم سمجھتے ہو ؟انہوںنے کہا نہیں سمجھتے ۔انہوں
نے کہا تم جیسے نا لا ئک لوگ ہو جو سمجھتے ہی تم سے کیا بات کر نی وہ پھر
اتر کر چلے گئے ۔اب لوگوں نے کہا یی مو لا جی تو بڑے تیز نکلے اب ایسا کرو ادھر
کہ لوگ کہے گے ہم سمجھتے ہیں اورادھر کہ لوگ کہے گے ہم نہیں سمجھتے پھر
وہ بات ہو ئی پھر وہ کھڑے ہو ئے پھر وہ انہو ںنے کہا توآدھے لوگوں نے کہا ہم
سمجھتے ہیاور آدھے لوگوں نے کہا ہم نہیں سمجھتے تو انہو ںنے کہا یہ تو مسئلہ
ہی حل ہو گیا جو سمجھتے ہیں انہیں سمجھا دیں جو نہیں سمجھتے ۔تو بھا ئی
ادھر سے آوازآرہی ہے ہم سمجھتے ہیں تو ادھر والونکو سمجھا دوں مجھے کیوں
تھکا رہے ہو ۔یصعلون عن الروح ...کل ربی ...ما اوتی تم...جو ہم نے آپ کو علم
دیا ہے یعنی انسانوں کو اللہ تعالیٰ نے علم عطا کیا ہے روح کا تھوڑا ہے لیکن وہ
علم ہے اچھا اب یہ بتا ئیں کہ آپ کو یہ پتا چل گیا ہمارا جسم تو کچھ ہے ہی
نہیں یہ تو لباس ہے روح کاتو پھر ہم کیا ہو ئے ؟جی ...روح ہیں نے اچھا اور
ہمارا جسم کیا ہوا ؟مفروضہ فکشنتو اب علم بھی مثلاًدیکھئے اب آدمی بچہ
اسکول جا تا ہے اب آپ یہ بتا ئیں بچے کا جسم پڑھتا ہے یا روح پڑھتی ہیاگر خدا
نخوستہ اللہ ہمارے بچوں کی حفا ظت کر ے ہماری آنکھیں ٹھنڈی رکھے اگر بچے
کے اندر سے روح نکل جائے تو بچے اسکول جا ئے گا پڑھے گا روح ہی پڑھتی ہے نہ
تو اب آپ یہ بتا ئیں کہ آپ نے ابھی ما شا اللہ حلیم شریف کھا یا کیسا لگا ؟جی
...زبر دست تھا اچھا اگر آپ کی روح نہ ہو تی توحلیم کو ن کھا تا ؟کیون بھئی ...
آپ کھا تے حلیم کس نے کھا یا تو یا روں پھر ہمارا تو حلیم ہی ضائع ہو گیا ہم تو
سمجھے آپ کو کھلا یا تو یہ بات سمجھ میں آگئی کہ انسان کاجسم جو ہے وہ
روح کا لبا س ہے جو علم ہے وہ بھی روح کے اندر ہے پا نی کسی مردے آدمی کے
حلق میں آپ پا نی ڈالئے کیا ہو گا ؟با ہر آجا ئے گا نہ اندر نہیںجا ئے گا اور زندہ
آدمی کے حلق میں پا نی ڈالئے تو زندہ آدمیکا مطلب روح ہی ہوا نہ تو پا نی کس
نے پیا تو آپ یہ بتا ئیں جو ہم کھا نا کھا رہے ہیں یہ ہمارا جسم کھا رہا ہے یا
روح کھا رہی ہے ؟اب جب ہم پا نی پی رہے ہیںہمارا جسم پا نی پی رہا ہے یا
روح پی رہی ہے ؟تو ایک ہی جواب ہو گا روح ہے تو جسم کی حرکت ہے روح
اگر نہیں ہے تو جسم کی حرکت نہیں ہے اور روح ہی علم سیکھتی ہے اب اللہ

تعالیٰ فرماتے ہیں یصعلون عن الروح ...کل الروح من امر ربی ...وما اوتی تم من
...کہ روح میرے رب کے امرسے ہے اب انسان کیا ہے؟ انسان ایک پتلا ہے اللہ
تعالیٰ نے فرمایا میں نے بجنی مٹی سے اس کا بنایا ...عربی آیت ...بجری مٹی سے
ساڑے ہو ئے گا رے سے اس کو بنا یا ٹھنگرے کی طرح بنے والی مٹی سے اس کو
بنایا یعنی بجنے والی مٹی یعنی خلاء سے بنایا جب پتلے کی تعریف کر تے ہیں تو پتلا
خلا ء کے علاوہ کچھ نہیںہے مثلاً حلق سے لیکر ناک تک کیا چیز ہے بھئی خلا ء ہی
سارا ایک صندوق ہے اس صندوق میں گٹھیا لگی ہو ئی ہیں یہاں دل لٹک گیا
یہاں جگر لٹک گیا یہاں پھیپھڑے لٹ گئے یہاں سب خلاء ہے کھال خلاء سارے
مسامات اندر کے ہڈیاں وہ خلاء ہر چیز خلا ء ہے اللہ تعالیٰ کہتے ہیں مینے
انسان کو خلاء سے بنایا بجنی مٹی سے بنایاونفخت فیہ من الروحی ...اور اس پتلے
کے اندر میں نے اپنی روح پھو نک دی اور جب میں نے اپنی روح پھو نک دی یہ بو
لنے بھی لگا، یہ سنے بھی لگا ،یہ چلنے بھی لگا ،سب کچھ روح کیا ہے روح
امرربہ...امر رب کا علم آپ کو حاصل اللہ نے کہہ دیا کل امر قلیل ...اب امر رب
کیا ہے انا ما امروح سورہ یاسین کی آخری آیت اناما امرو ح ...اس کا رب کیا ہے
یصعلون ...میرے رب کا امر ہے انما امروح ...امر کیا ہے انا اما امروح ازا اردہ
شئی ...کن فیکون ...روح امر رب ہے اور امر رب یہ ہے جب وہ کسی چیز کا
ارادہ کر تا ہے ازارادہ... ارادہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کر تا ہے کہتا ہے کن
فیکون ...روح امر رب ہے امر رب کیا ہے ؟اذااردہ ...جب وہ کسی چیز کا اردہ
کر تا ہے تو کہتا ہے کن اور وہ ہو جا تی ہے فیکون اب انسان کیا ہوا؟ روح روح
ہی ہوا نہ انسان تو روح کیا ہے ؟زور سے بو لو اور زور سے بو لو امر رب ہوا نہ
انسان روح امر رب ہے روح امر رب ہے انسان روح ہے روح امر رب ہے پھر یاد
کرو سبق کو انسان روح ہے ،روح امر رب ہے اور امر رب کیا ہے ؟اللہ کا رب
ہے۔اللہ کا ارادہ ہے امر رب ارادہ ہے ۔اللہ کا ارادہ نہیں ارادہ ہے ا نما امرروح
اس کا امر ہی یہ ہے زرادہ جب ارادہ کر تا ہے تو کہتا ہے کن اچھا یہ بات یہاں
تک آگئیہ ا ب میں اس کو مختصر کر کے ختم کر رہاہوں روح امر رب ہے اور
امر رب یہ ہے کہ جب وہ کسی چیز کا اردہ کر تا ہے تو کہتا ہے کن اور وہ ہو
جا تی ہے انسان کیا ہے ۔روح روح کیا ہے ؟ امر رب ہے اور امر رب کیا ہے؟ارادہ
اور ارادہ کیا ہے ؟کن کہتا ہے فیکون کہتا ہے ۔اچھا اب یہ ایک بات آپ کی
سمجھ میں آگئی روح امر رب ہے امر رب یہ ہے کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ
کر تا ہے تو اسے اب وہ کہتا ہے مکان تو اس کا اینٹ گارے مٹی سمنٹ لو ہا اس
کی ضرورت نہیں ہوتی کہتا ہے کن جیسے جنت میں ہے نہ جوکچھ آپ کہیں گے
وہ موجود ہو جا ئے گا ا ب اس کو غور فرمائیں اہ پیغمبر ہ یہ لوگ آپ سے روح
کے بارے میں سوال کر تے ہیں آپ کہہ دیجئے روح امر رب ہے مر رب یہ ہے کہ
جب وہ کسی چیز کا ارادہ کر تا ہے تو کہتا ہے کن وہی ہو جا تا ہے یہ وہ علم
جو اللہ تعالیٰ نے آدم کو سیکھا یا وعلما الانسان معلم یعلم...جب کو ئی انسان
اس علم سے واقف ہو جا تا ہے پیغمبر تو ہو نہیں سکتا لیکن پیغمبروں کی امت

میں رہے کہ پیغمبرون کی طرز فکر حاصل کر کے کچھ نہ کچھ علم ضرور حاصل
کر لیتاہے ہاب حضور پاک ﷺ سے یہودی نے ابوجہل نے کہا کہ صاحب اگر چا ند کے
دو ٹکڑے ہو جا ئیں تو ہم اسلام لے آئیں گے ہوہ اسلام تو انہیں کیا لا نا تھا حضور
پاکﷺ نے بسم اللہ ...پڑھ کے ایسا اشا رہ کیا چاند کا ایک ٹکڑا ادھر چلا گیا ایک
ادھر چلا گیا انا امروح ازاادارہ حضور نے ارادہ فرمایا چا ند کے دو ٹکڑے ہو جا ئے
چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے ہحضرت علی کا واقعہ ہے کہ عصر کی نمازمیں قضاء
ہو رہی تھی تو حضور ﷺ اس طرح ہاتھ فر ما رہے تھے سو رہے تھے تو انہیں
نماز جا نے کا اتنا مجال ہو ا کہ اتنا مجال ہوا کہ آنسو آگئے اورآنسو حضور ﷺ کے
چہرے مبارک پر گرے تو حضور ﷺ کی آنکھ کھل گئی ہتو کہا کیا ہوا بھئی کہا جی
میری نماز قضاء ہو رہی ہے انہوں نے کہا نہیں نماز پڑھو سورج کو اشا رہ کیا
جب تک حضرت علی نے نماز نہیں پڑھی سورج وہی رک گیا حضرت علی نے نماز
پڑھنی شروع کیاانما امروح ازاارادہ ...اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پا کﷺ کو وہ علم
سیکھا یا وعلما الانسان معلم یعلم ...جو انسان نہیں جا نتا تھا اب اگرہم رسول
اللہﷺ کے سچے امتی ہیں ہم حضور پاکﷺ سے سچا عشق رکھتے ہیں عقیدت
نہیں عمل بھی کر تے ہیں یقیناہمارے اندر بھی وہ صلاحتیں بیدار ہو نگی جو اللہ
کی تفہیز کر دے ہر انسان کے اندر موجود ہیں دیکھئے اللہ نے اگر اختیار دے دیا
بندے کو اور اس بندے نے وہ اختیار استعمال کر لیا تو اس کا مطلب یہ ہر گز نہیں
ہے نا اعوذ بااللہ ...اللہ میاں بن گیا اللہ کے دے ہو ئے اختیارات ہیں جب تک اللہ
نے اختیار دئیے ہیں وہ استعمال کر تا ہے جب نہیں دے وہ نہیں کر تا ہاب آپ یہ
بتا ئیں انسان فی الواقع کیا ہے روح اللہ کا امر ہے اور امر یہ ہے جب وہ ارادہ
کر تا ہے تو کہتا ہے کن اور وہ چیز وجود میں آجا تی ہے اب اس کا مظاہرہ آپ
کوجنت میں ہو تا ہے ہجنت کی خصوصیت دیکھیں آپ ا دل چا ہا سیب تو وہاں
یہ ضروری نہیں ہے آپ زمین میں گڈا کھو دیں سیب کا درخت لگا ئیں اس کو پا
نی دیںپھل لگنے کاانتظار کر یں پھر پھل پک کے آپ اسے توڑیں پھر کھا ئیں سیب
درخت ہے نہیں ہے سیب موجود ہے تو یہ سیب کا موجود ہو نااس بات کی
شہادت فراہم کر تا ہے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے جو علم سیکھا یا وہ اللہ
تعالیٰ کے اختیارات سے متعلق ہے اللہ تعالیٰ فی الارض خلیفہ کا مطلب ہر گز یہ
نہیں ہے کہ ایک انسان کو اللہ نے خلیفہ بنایا اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر انسان
کے اندر اللہ تعالیٰ نے نیا بت اور خلافت کی صلاحیت واردیت فر ما دی ہے ہ آپ
یہ کہہ سکتے ہیں اتنے انسان وکیل بنے گے ہبھئی جو وکالت پڑھے گا وکیل بن جا
ئے گا ، جو انجیرنگ پڑھے گا انجینئربن جا ئے گا ،جو ٹیچر بننا چا ئے وہ ٹیچر بن جا
ئے ،جو نہیں بننا چا ہئے گا وہ کچھ بھی نہیں بنے گا ،جس طرح انسان دنیا وی
علو م سیکھ سکتا ہے اور دنیا وی علوم سیکھنے کی اللہ تعالیٰ نے اس کے اندر
صلاحیت رکھی ہے اسی طرح ہر انسان کے اندر روحانی علوم سیکھنے کی
صلاحیت موجود ہے حضور قلندر بابااولیا ء زمانے کے ایسے برگیذیدہ بندے ہیں اللہ
کے دوست ہیں جنہوں نے سیدنا حضو ر علیہم الصلوٰ ۃ والسلام کے حکم سے

ایسی تعلیمات چھوڑیں ہیں جن تعلیمات کو حاصل کر نے کے بعد ہر انسان اپنی
روحانی صلاحیت کو بیدار کر سکتا ہے ،ہر انسان وہ علوم سیکھ کر اللہ سے
قریب ہو سکتا ہے اللہ کا دوست بن سکتا ہے الا انااللہ خوف ...اللہ کے دوستوں
کواللہ کے دوست انسان تو ہو تے ہیں اللہ کے دوستوں کو خوف اور غم نہیں ہو
تا لیکن شرط یہ ہے کے دوست اس کو کہتے ہیں جو دوست کو جانتا ہو جو
دوست کا قر ب حاصل کر لیتا ہو جو دوست کی صفات سے واقف ہو ،جو دوست
کا میزاج آشنا ہو ،جو دوست کے میزاج کو پہچا نتا ہو،دوست کی تعریف یہ ہے
کہ وہ دوست کے خلاف کو ئی کام نہیں کر تا دو ست جس سے خوش ہو تا ہے
وہ کام کر تا ہے دوست جس سے نا خوش ہو تا ہے اس کام سے اجتناب کر تا ہے
ہآج کے دور میں اللہ سے دوستی اس لئے مفہود ہو گئی ہے کہ ہم کبھی اللہ کے
بارے میں یہ سو چتے ہی نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے انسان کو کتنا بڑا درجہ کتنا بڑا
اعزاز کتنابڑاعہدہ عطا فرمایا ہے انی جعلن فی الارض خلیفہ ...کہ میں زمین
میں آدم کو اپنے اختیارات تفہیز کر کے اس کو اپنانا ئب بنانے والا ہوں باپ کا ورثہ
اولاد کو ملتا ہے جتنی آدم کی صلاحتیں ہیں اب اللہ تعالیٰ نے آدم کو علم سیکھا
یا ؤدم کی اولاد کو علم بھی منتقل ہو ئے اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو جنت
میسرکھا آدم کی اولا د بھی جنت میں جا ئے گی جنت میں جا سکتے ہیں نہ جا نا
چا ہئے اس کی مر ضی ہے وہ نہ جا ئے آدم سے بھول چوک ہو ئی سہو ہو
اانسان کے اندر بھی بھول چوک سہو منتقل ہوا لیکن آدم نے اس بھول چوک کی
معافی تلا فی کی آدم کی اولا د نے بھی معافی تلا فی کی ہبھول ہو غلطی ہو
آدم کی سنت پر عمل کرو اللہ سے معا فی مانگو یہ درگا ئے ماں درگا ئے نہ
امیدتی دس ہزار بار اگر طوبہ کریں تو اچھی بات ہے اللہ تعالیٰ فر ما تے ہیں
میری یہ درگاہ ہے میرا یہ دربار ہے اس سے کبھی نا امید نہ ہو نا یہاں نا امیدی
ہے ہی نہیں اگر ایک لاکھ مر تبہ تم نے طوبہ کر کے طو بہ کو تھوڑ دیا ست ہزار
بار اگر طوبہ شکست کر لی دو بارہ پھر معاف کروں گا پھر غلطی کر پھر معا ف
کروں گااللہ تعالیٰ معاف کر کے خوش ہو تے ہیں ،اللہ تعالیٰ مانگنے سے خوش
ہو تے ہیں،ایک دفعہ میں نے حضور قلند ربابااولیا ء سے عرض کیا اللہ تعالیٰ نے
تو سب ہی کچھ دیا ہوا ہے الحمد اللہ اولاد بھی دی اچھی بیوی بھی دی اچھا گھر
بھی دیا کھا نے کو،بھی اللہ تعالیٰ نے بہت سارا دیا مر شد بھی اللہ نے اچھا عطا
فر ما دیا صحت بھی ہے تندوستی بھی ہے اب اللہ سے کیا ما نگے مجھے تو شرم
ؤتی ہے ہر وقت ما نگتے رہو ہر وقت ما نگتے رہو تو حضور قلند ر بابااولیا ء
لیٹے ہو ئے تھے ایک قدم اٹھ کر بیٹھ گئے نہیں اللہ سے ما نگنا ضرور ہے اللہ خود
کہتا ہے مجھ سے ما نگو میں دو نگا مجھ سے دعا کرومیں قبول کروں گا اس نیت
سے کرو ایسا ہر گز نہ کر نا کہ اللہ سے نہ ما نگومیں نے کہا اب اللہ سے کیا
مانگے دنیا ہی مانگتے رہو دنیا ہی ما نگتے رہو تو میں نے کہا اگر اللہ سے دنیا
ہی ما نگتے ہیں نہ تو ما نگو اللہ کو ما نگو دعا کرو اللہ تو مل جا ئے اللہ مل گیا
تو سارا جہاں مل گیا رب راضی تو سب راضی بھئی کیا بچ گیا میرے پاس تو

گھڑی بھی نہیں ہے ہمیں تو بھئی آرڈر ہوا تھا بارہ بجے تک ختم کر نی ہے اب
بسم اللہ ...کر کے ختم کر تے ہیں دو چار سوال اگر آپ لوگ کو ئی کر نا چا ہیں
تو کر سکتے ہیں۔ایک تو یہ روحانیت میں اتنی دلچسبی ہے کہ پہلے تو تھکا ہوا
ہو تا ہوں تو تھکا ن ختم ہو جا تی ہے نیند آتی ہے نیند اڑ جا تی ہے تو میرا خیال
ہے سن سن کے دماغ اتنا تھک گیا ہوگا اب سوال کی گنجائش نہیں ہے۔بھئی وہ
تبرک تو باٹ دو،قیوم کی گنجار کا مختصرِ یہ ہے کہ ایک حضور قلندر بابا اولیا ء
سے میں نے پو چھا تھا کہ یہ صوت سرمدی کیا چیز ہے صوت سرمدی کا تذکرہ
تصوف کی کتا بوںمیں زیادہ ہم کلام بھی ہو تے ہیں فرشتوں سے بھی ہم کلام
ہو تے ہیں آرڈر بھی یہ ہو تے ہیں یہ کرو وہ کرو اللہ تعالیٰ جہاں بھی ہیں جو
بھی اللہ تعالیٰ کا مقام ہے اس کی اگر ڈیٹیل بیان کی تو بہت ٹائم لگے گا تو اللہ
تعالیٰ جو کچھ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کی ایک آواز ہو تی ہے تو جہاں فرشتے
ہیں وہاں تک آواز پہنچنے میں مختلف ہزاروں کروڑوں پر دے ہیں وہ آواز ان
پردوں سے ٹکرا کر فرشتوں تک پہنچتی ہے وہ آواز کا جو ٹکرئو ہے اس کے اندر
ایک گونج پیدا ہو تی ہے اور گونج کا اگر آپ لفظی تر جمہ کر یںتو وئبریشن بھی
کر سکتے ہیں اب ایک ایٹم بم کو توڑیں تو ا س میں بھی ایک آواز ہو تی ہے گو
نج تو گونج کا مطلب ہے کہ ایسی فریکونسی جو انسان کے اندر موجود روح کے
تاروں میں جھنجناہٹ پیدا کر تا ہے ہوگا نہ کا بھی یہی اصول ہو گا میرے خیال
سے تو بعض دفعہ ایسا ہو تا ہے نہ شیشے ٹوٹ جا تا ہے دیواریں ہل جا تی ہیں
آوازیں آنے لگتی ہیں گنجار کا مطلب ہے وئبریشن ذکر میں ایسی وئبریشن ہو تی
ایسی تھر تھراٹ ہو تی ہے ایسی جھنجھناٹ ہو تی ہے جو روح کے تاروںکو ہلا
دیتی ہے اتنا ہی کا فی ہے میرے خیال سے بہت لمبا ہو جا ئے گا۔اب بسم اللہ
...کر یں اعو ذ بااللہ ...الحمد اللہ ...آمین یا رب العالمین ہم نے جوکچھ سنا ہے یا
اللہ ہمیں اس پر عمل کر نے کی سمجھنے کی تو فیق عطافرما ،یا اللہ ہمارے
ذہنوں میں جو زنگ لگا ہوا ہے اپنے ناموں کی بر کت سے اپنے ذکر کے بر کت سے
اپنے کلام کے بر کت سے ہمارے ذہنوں میں لگے ہو ئے زنگ کو دھوڈال، یا اللہ
ہماری چھوٹی بڑی خطائوں کو معاف فرما دے ،یا اللہ ہمارے لبزیشوں کو معاف
فرما دے ،یا للہ ہماری کوتائوں کا معاف فرمادے ،یا اللہ جو پریشان ہیں ان کی
پریشانی کو دور فرما ،یا اللہ جو بیمار ہیں ان کو شفاء کلی عطا فر ما یا اللہ جو
ہمارے بچے شادی کی عمرکو پہنچ گئے ہیں ان کی شادیوں کا انتظام فرما ،یا اللہ
ہماری روحانی صلاحیتوں کو بیدار فرما ،یا اللہ حضور قلندر بابااولیا ء کے فیض
سے ،یا اللہ ہماری روحانی صلاحیتوں کو بیدار فرما ،یا اللہ ہمیں رسول اللہﷺ کا
عر فان نصیب فرما ،یا اللہ ہمیاپنی ذات کا عر فان نصیب فرما ،یا اللہ ہمیں
ہمت اور رسول اللہﷺ کے نقش قدم پر پوری پوری طرح چل کر عمل کر یں ،یا
اللہ ہماری دنیا اچھی فرمادے ،یا اللہ ہماری آخرت اچھی فرمادے ،یا اللہ حضور
قلندر بابااولیا ء کے عرس کے سلسلے میں جن لوگوں نے جس جس طرح تعاون
کیا یا اللہ اس کو قبول فرما اور ان کے کاروبار میں ان کے گھروں میںبر کت عطا

فرما ،یا اللہ ہماری اولاد کو کو صحالین اور نیک فرما،یا اللہ ہمیں حضور قلندر
بابااولیا ء کے مشن کو عام فرما دے ، یا اللہ سلسلہ عظیمیہ کے بہن بھا ئیوں
میں محبت اخوت بھا ئی چا رے اور آپس میں اتحاد عطا فرما ،یا اللہ ہمیں
عارضی اور انکساری عطا فرما ،یا اللہ کبر سے بڑا ئی س ے اور اناکے خول میں
بند رہنے سے ہماری حفاظت فرما،یا اللہ ہمارے عفو درگزعطا فرما ،یا اللہ ہمیں
معاف کر نے کی صلاحیت اور توفیق عطا فرما ،رب ظلمنا انفسنا...رب غفروحم
عن...ربنا اتنا ...صلی علی خیر ...آپ سب حضرات کا جو کراچی سے تشریف لا
ئے اور تمام ان حضرات کا جو اندونے سندھ ،پنجاب،سرحد ،بلو چستان سے
تشریف لا ئے اور تمام خواتین و حضرات کا جو انگلینڈ سے کنڈا سے امریقہ سے
ہالینڈ سے اور دوسرے ملکوں سے حضور قلندر بابااولیا ء کے عرس کی تقریب
میں شریک ہو ئے میں اور حضور قلندر بابااولیا ء کے تمام خدام اور مرکزی
مراقبہ ہال کے تمام کارکونان آپ کو خوش آمدید کہتے ہیں ۔اور آپ کی آمد پر
آپ کا انتہائی دلی جذبات او ر خلوص کے ساتھ آپ کا شکریہ ادا کر تے ہیں۔ہم
نے آپ کے آرام کا حد تک ممنوع خیال رکھنے کا ایک پروگرام بنایا ہمارے عظیمی
بہن بھا ئیوں نے کوشش کی کہ آپ کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو لیکن
بشرطیکہ یہ اتنے بڑے اجتماع میں کوطائیں سرد ہوجا تی ہیں اگر آپ حضرات کو
بحیثیت حضور قلندر بابااولیا ء کے مہمانوں کو کو ئی تکلیف پہنچی ہو کسی چیز
میں کمی رہ گئی ہو ہم سب آپ سے گزشتہ مودبانہ معافی چا ہتے ہیں اسس
لئے کہ آپ ہمارت پیرو مر شدحضور قلندر بابااولیا ء کے مہمان ہیں ہماری دلی
آرزو اور تمنا ہے جس جذبہ کے ساتھ جس خلوص اور ایثار کے ساتھ ہم یہاں
تشریف لا ئیں ہیں اسی خلوص کے ساتھ محبت کے ساتھ تشریف لیجا ئیں ہم نے
حد تک اپنی کوشش کی ہے لیکن بشرطیکہ تقاضوں کے تحت اگر کو ئی کمی
رہ گئی ہو آپ کے آرام میں تو اللہ تعالیٰ کے حضور ہم معافی چاہتے ہیں اور
آپ سے بھی معافی کے خاص گار ہیں ۔السلام علیکم ...اختتام